



الْبُرْهَانُ فِي تَجْوِيدِ الْقُرْآنِ

مصنف

حافظ قاری محمد بخش الازہری

ناشر

جمعیت اشاعت احسانیت

نور مسجد کائنات، بازار شہادہ کراچی - 74000

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَبْرَهَانُ فِي تَجْوِيدِ الْقُرْآنِ

مصنف
حافظ قاری محمد بخش الازہری

ناشر

جَمْعِيَّةُ إِشَاعَةِ أَهْلِ سُنَّتِ

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھا در کراچی - 74000

فون: 2439799

تقریر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محترم جناب استاد القراء قاری محمد بخش صاحب الازہری زید لطفہ موجودہ صدر مدرس شعبہ تجوید قرأت دارالعلوم حنفیہ غوثیہ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی کراچی نے فن قرأت و تجوید پر ایک کتاب ”البرہان فی تجوید القرآن“ تحریر فرمائی ہے حضرت قاری صاحب دنیا کی مشہور یونیورسٹی جامعہ الازہر مصر سے فارغ ہیں اور انکی درجہ کی سند رکھتے ہیں امید ہے کہ آپ کی یہ تصنیف، قرأت و تجوید پڑھنے والے طلبہ کیلئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اس تصنیف کو مقبول فرما کر طلبہ کیلئے مفید و نافع بنائے۔ آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہ
صدر دارالعلوم حنفیہ غوثیہ کراچی
مورخہ۔ 18-2-84

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نام کتاب	: البرہان فی تجوید القرآن
مصنف	: حافظ قاری محمد بخش الازہری
معاون	: مفتی محمد عطا اللہ نعیمی
ضخامت	:
تعداد	: 2000
سن اشاعت	: جولائی 2005ء

ناشر

جَمْعِيَّةُ إِشَاعَةِ أَهْلِ سُنَّتِ

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھا در کراچی۔ 74000

فون: 2439799

تقریر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِي اصْطَفٰ
اَمَّا بَعْدُ فَقِيرٌ كِلِيٌّ يِهْ اَمْرًا بَاعْثُ مَسْرَتَ هِ كِهْ جَوْ كَامُ فَقِيرِ اِنِّيْ كَوْنَا كُوْنُ
مَصْرُوفِيَّاتِ كِهْ بَاعْثُ اَوْرَا حِبَابِ كِهْ پَ پَ اَصْرَارِ كِهْ هَاوْ جَوْدَانْجَامِ نَدَ دَ
سَكَاوَهْ كَامُ فَقِيرِ كِهْ رَاشِدْ تَظَانْدَهْ مِيْنِ سَ حَافِظْ قَارِيْ مُحَمَّدْ بَخْشْ لَارْ كَانُوِيْ ثَمَّ اَلَا زَهْرِي
نَ اِنْجَامِ دِيَا جَوْتَقْرِيَّا تِيْرَهْ بَرَسْ تَكْ جَامِعَهْ اَزْ هَرِيُوْنِيُوْرَسِيْ كِهْ طَالِبْ عِلْمِ رَهْ كَرْدَرَجَهْ
تَخْصِيصْ كِيْ سِنْدْ حَاصِلْ كَرْ كَ آئَ هِيْنِ اَوْرْ رَسَالَهْ ”البرهان في تجويد القرآن“ مَرْتَبِ
فَرْمَا كَرْدَرَسِيْنِ اَوْرْ طَلِبَاءِ تَجْوِيْدِ قُرْآنِ كِلِيَّ بَ بَ هَا خِدْمَتِ اِنْجَامِ دِيْ هِ
اِسْ مِيْنِ كُوِيْ شَكْ نِهِيْنِ كِهْ اِسْ فَنِ كِهْ مُتَعَلِّقْ مُتَعَدِّدْ كُتُبْ مَوْجُوْدْ هِيْنِ لِيَكِنْ
بِمَصْدَقِ ”هَرْ كِهْ آندِ عِمَارَتِ لَوْ سَاخْتِ“ كِهْ تَحْتِ هَرِ اِيَكْ كُوْ قَدْرَتِ كُچْ نَهْ كُچْ
خُصُوصِيْ اِنْعَامِ كِهْ سَا تَهْ لَوَا زَتِيْ هِ اَوْرْ هِ اِنِّيْ خُصُوصِيْ صِلَاحِيَّتُوْنِ سَ دُوْ سَرُوْنِ كُو
بِهِيْ مَحْرُومْ نِهِيْنِ كَرْتَهْ بَلْ كِهْ آئِنْدَهْ آئَنَ وَالِيْ نَسْلُوْنِ كِلِيَّ بَ بَ يَادِ كَارِ كِهْ طَرِ
كُتَابِ كِيْ شَكْلِ مِيْنِ هِدِيْ نَاطِرِيْنِ كَرْتَهْ هِيْنِ تَا كِهْ زِيَادَهْ سَ زِيَادُوْ لَوْگِ اِسْ سَ
اِسْتِفَادَهْ كَرْتَهْ هُوْئَ اِنِّيْ اَوْرْ پُڑْ هِنَ لَكِهْنِ وَالُوْنِ كِلِيَّ بَاعْثُ اَجْرْ دُوْ آبِ
هَوْ اَمِيْدَهْ شَاقِيْنِ فَنِ تَجْوِيْدِ قُرْآنِ اِسْ سَ فَاَنْدَهْ اُتْهَاتَهْ هُوْئَ اَسْمَدَهْ قَارِيْ
مُحَمَّدْ بَخْشْ اَزْ هَرِيْ كُوْ مَزِيْدِ خِدْمَتِ كَا مَوْقِعْ عَطَا فَرْمَا كِيْنِ گَ اَوْرْ سَبْعَهْ عَشْرَهْ كِهْ مُتَعَلِّقْ بَ
وَهْ كُچْ نَهْ كُچْ تَحْرِيرِ فَرْمَا كَر اِهْلَسْتِ وَاجْمَاعَتِ پَر اِحْسَانِ عَظِيْمِ فَرْمَا كِيْنِ گَ خُداوَنْدَانِ
كِهْ عِلْمِ وِعْمَلِ مِيْنِ بَرَكْتِ اَوْرْ عَمْرِ مِيْنِ تَرَقِيْ عَطَا فَرْمَا ئَ آئِيْنِ

فقط قاری محمد طفیل نقشبندی مجددی

حیدرآباد سندھ

1-6-1983

کلمات مختلف

سب تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسکو نطق
کی نعمت سے نوازا

صلوٰۃ وسلام ہوں۔ اس رسول الی پر جو ”وَرَمِلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا“ کے نزول
سے مشرف ہوئے

اَمَّا بَعْدُ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور اس کا ذکر اللہ تعالیٰ
نے ”اِنَّا نَحْنُ كُنَّا الذِّكْرُ وَاِنَّا لَهٗ الْخٰفِضُوْنَ“ میں فرمایا ہے مسلمانوں
کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی تعلیم و تدوین اور قرأت کی
خدمت میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل
و کرم سے میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ قرآن حکیم کی خدمت میں گزارا اور اس
دوران جو معلومات و کشفات ہوئے انہیں ”البرهان في التجويد القرآن“ میں قبولیت
کی امید پر جمع کیا ہے اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ قرآن حکیم پڑھنے والے کو اس
کتاب سے نفع دے اور مجھے آخرت میں بہتر جزا عطا فرمائے۔

آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تجوید

تجوید کا لغوی معنی ہے خوبصورتی کے ساتھ پڑھنا ہے۔
تجوید کا اصطلاحی معنی ہے ہر حرف کو صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے مخرج سے ادا کرنا۔
تجوید کا حکم ہے تجوید کا عام حکم فرض کفایہ ہے اس پر عمل کرنا یا سیکھنا فرض عین ہے اور یہ حکم خاص ہے جیسے علماء کرام حفاظ اور وہ لوگ جو قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کیلئے تجوید کا سیکھنا ضروری اور لازم ہے۔
تجوید کی فضیلت ہے اس علم کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس کا تعلق قرآن کریم سے ہے۔
تجوید کی بنیاد قرأت اور تجوید کی بنیاد قرأت کے ائمہ نے رکھی ہے ان ائمہ کرام میں سے ایک کا نام ظیل بن احمد الفراء ہدی ہے۔
علم تجوید کا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی حاصل کرنا اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنا۔
تجوید کی دلیل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ”وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا“ ہے۔
تجوید کا موضوع ہے ”اَعْطَاءُ الْحُرُوفِ حَقَّهَا وَمُسْتَحَقَّهَا“۔
علم تجوید میں حروف کے مخارج اور صفات سے بحث کی جاتی ہے یعنی ہر ایک

حرف کو مخرج سے ادا کرنا اور صفات لازمہ جیسے جہر شدت استعلاء اطباق وغیرہ اور صفات عارضہ جیسے تنخیم ترقیق اور اظہار، لاغام، انقلاب، اخفاء، غنہ وغیرہ غلطی و قسم کی ہوتی ہے۔ نمبر 1 لحن جلی 2 لحن خفی لحن جلی کا لغوی معنی ہے ایسی خطا جو الفاظ پر واقع ہو اور جس سے معنی اور حروف پر تغیر آجائے اسے لحن جلی کہتے ہیں۔
لحن جلی کا اصطلاحی معنی ہے ایک حرف کا دوسرے حرف کے ساتھ تغیر جیسے طا کو دال پڑھنا یا طا کو تا پڑھنا یا صاد کو سین پڑھنا وغیرہ اور طا میں حرف استقلال کو ترک کرنا اور حرکت کا تفسیر کرنا۔ جیسے الحمد کی دال پر زبر دینا اور انعمت کے ت پر پیش پڑھنا یا اس طرح پڑھنا کہ معنی تبدیل ہو جائے۔ اس طرح قرآن پاک پڑھنا حرام اور ناجائز ہے اس طرح پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی اور پڑھنے والا گناہگار ہوگا۔ لحن جلی کا حکم مکروہ تحریمی ہے۔
لحن خفی کے ایسی خطا جو الفاظ اور بعض احکام پر واقع ہو جس سے معنی میں تبدیلی نہ آئے اسے لحن خفی کہتے ہیں جیسے غنہ کو ترک کرنا اور داغام، اخفاء، انقلاب کو ترک کرنا اور مدوں کو چھوٹا بڑا کرنا اور صفات عارضہ مزینہ کا خیال نہ کرنا اس طرح پڑھنے سے نماز ہو جائیگی مگر یہ مکروہ تنزیہی کے حکم میں ہے۔
تعوذ کا حکم ہے تعوذ کا حکم جمہور قراء کے نزدیک مستحب ہے اور بعض قراء کے نزدیک واجب ہے اور اس کا مختار صیغہ یہ ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
تعوذ کی حالتیں ہے تعوذ کی چار حالتیں ہیں

دو حالتیں یہ ہیں کہ محفل اور مقام تعلیم کے دوران بلند آواز سے پڑھنا اور دو حالتیں یہ ہیں نماز اور منفرد کی صورت میں آہستہ پڑھنا۔

قرآن کریم شروع کرنے کے طریقے

قرآن کریم شروع کرتے وقت تعوذ اور تسبیح پڑھنے کے چار طریقے ہیں

نمبر 1، وصل کل ﴿سب کو ملا کر پڑھنا﴾

نمبر 2، فصل کل ﴿سب کو جدا جدا کر کے پڑھنا﴾

نمبر 3، قطع الاول و وصل الثانی بالثالث ﴿پہلے کو جدا کرنا دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملانا﴾

نمبر 4، وصل الاول بالثانی و قطع الثالث ﴿پہلے کو دوسرے کے ساتھ ملانا اور تیسرے کو جدا کرنا﴾

دوسو توں کے درمیان پڑھنے کے تین طریقے جائز ہیں

نمبر 1، وصل کل نمبر 2، فصل کل نمبر 3، فصل الاول و وصل الثانی بالثالث یہ تینوں

طریقے پڑھنا جائز ہیں

چوتھا طریقہ وصل الاول بالثانی و قطع الثالث دوسو توں کے درمیان پڑھنا جائز ہے

سبب۔ اس طریقہ کے ناجائز ہونے کا سبب یہ ہے کہ بسم اللہ کا تعلق بعد والی سورۃ سے ہے نہ کہ پہلے والی سورۃ سے

سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کے درمیان پڑھنے کے تین طریقے جائز ہیں

نمبر 1، وصل نمبر 2، وقف نمبر 3، سکتہ

قرأت پڑھنے کے طریقے

قرأت پڑھنے کے چار طریقے ہیں

نمبر 1، ترتیل ﴿ہر ایک حرف کو صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے مخرج سے ادا کرنا اور وقف کا لحاظ رکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا﴾

نمبر 2، تحقیق ﴿یہ طریقہ بھی ترتیل کی طرح ہے مگر مقام تعلیم کے وقت استعمال ہوتا ہے﴾

نمبر 3، تدویر ﴿قرآن پاک کو تجوید کے احکام کے ساتھ ترتیل اور خدر کے درمیان پڑھنا﴾

نمبر 4، خدر ﴿قرآن پاک کو احکام تجوید کا لحاظ کرتے ہوئے جلدی جلدی پڑھنا﴾

ان چاروں طریقوں میں سے افضل طریقہ ترتیل ہے کیونکہ قرآن پاک ترتیل میں پڑھا جاتا ہے

باب الحارج

خارج، مخرج کی جمع ہے اور جمہور کے قول کے مطابق خارج عامہ پانچ ہیں
1۔ جوف 2۔ حلق 3۔ لسان 4۔ شفٹین 5۔ خیشوم اور بعض

کے قول کے مطابق خارج خاصہ چار ہیں

1۔ حلق 2۔ لسان 3۔ شفٹین 4۔ خیشوم

مخرج کا لغوی معنی ہے مخرج کہتے ہیں حروف کے نکلنے کی جگہ کو

مخرج کا اصطلاحی معنی ہے حروف کے نکلنے کی جگہ جہاں تک کہ ایک دوسرے
حرف کی پہچان ہو

1۔ جوف کہ منہ کے اندر کے حصے کو جوف کہتے ہیں

اس میں سے تین حروف نکلتے ہیں

1۔ الف ساکن ماقبل زیر جیسے قال

2۔ یا ساکن ماقبل زیر جیسے قیل

3۔ واو ساکن ماقبل پیش جیسے یقول

ان حروف کو حروف مدہ یا ہوائیہ کہتے ہیں

حلق

حلق کے تین حصے ہیں

(i)۔ اقصیٰ حلق (ii)۔ اوسط حلق (iii)۔ ادنیٰ حلق

1۔ اقصیٰ حلق کہ حلق کے آخری حصہ سے دو حروف نکلتے ہیں۔ ع، ھ

2۔ وسط حلق کہ حلق کے درمیانی حصہ سے دو حروف نکلتے ہیں۔ ع، ح

3۔ ادنیٰ حلق کہ حلق کے اوپر والے حصے سے دو حروف نکلتے ہیں۔ غ، خ

ان حروف کو حرف "حلقیہ" کہتے ہیں

السان

اس کے چودہ اصول ہیں۔

اقصیٰ لسان کہ زبان کی جڑ جب تالو سے لگے تو حرف "ق" نکلتا ہے

اقصیٰ لسان کہ زبان کی جڑ جب تالو سے لگے تو حرف "ک" نکلتا ہے

مگر "ق" سے تھوڑا آگے کی طرف ان حروف کو "حروف لبویہ" کہتے ہیں

نمبر 7۔ وسط لسان کہ زبان کا درمیانی حصہ جب تالو سے لگے تو تین حروف

نکلتے ہیں ج "ش" ی "ی" متحرک اور ی ساکن ماقبل زیر ہو جیسے یَعْلَمُونَ

وَالصَّافِیُّ ان حروف کو "حروف شجریہ" کہتے ہیں

نمبر 8۔ حافۃ لسان کہ زبان کا کنارہ ڈانٹھوں کی جڑ سے لگے تو "ض" نکلتا ہے

یہ حرف دونوں طرف سے نکلتا ہے مگر بائیں طرف سے آسانی سے نکلتا ہے اسکو

حرف "حافیہ" کہتے ہیں

نمبر 9۔ طرف لسان کہ زبان کا کنارہ اوپر والے دانتوں کی جڑ سے لگے تو

حرف "لام" نکلتا ہے یہ حرف دونوں طرف سے نکلتا ہے مگر دائیں طرف سے

آسانی سے نکلتا ہے۔

نمبر 10۔ طرف لسان کہ زبان کا کنارہ جب اوپر والے دانتوں کی جڑ سے

لگے تو حرف نون متحرک اور منظر نکلتا ہے مگر لام کے مخرج سے تھوڑا آگے کی طرف

نمبر 11- طرف لسان مع ظہرہ زبان کا کنارہ اور پشت زبان اوپر والے دانتوں کی جڑ سے لگے تو حرف "را" نکلتا ہے مگر "ن" کے مخرج سے تھوڑا آگے کی طرف ان حروف کو حروف "طرفیہ ذلقیہ" کہتے ہیں

نمبر 12- راس لسان نوک زبان ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو تین حروف نکلتے ہیں ط، د، ت۔ انکو حروف "نطعیہ" کہتے ہیں

نمبر 13- راس لسان نوک زبان جب ثنایا علیا کے کنارے سے لگے تو تین حروف نکلتے ہیں ظ، ذ، و، ث ان حروف کو حروف "لثویہ" کہتے ہیں

نمبر 14- راس لسان نوک زبان جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان آئے تو تین حروف نکلتے ہیں ص، س، ز ان کو حروف "اسلیہ" کہتے ہیں

شفقتان

اس کے دو اصول ہیں

نمبر 1- بطن شفہ ثنایا علیا کا کنارہ نیچے والے ہونٹ کے پیٹ سے لگے تو حرف "ف" نکلتا ہے

نمبر 2- شفقتان معاً دونوں ہونٹ مل جائیں تو یہ حروف نکلتے ہیں و، ب، م اگر دونوں ہونٹ مل کر کھلیں تو حرف واؤ نکلتا ہے ف، م، ب واؤ ان حروف حروف "شفویہ" کہتے ہیں

نمبر 17- خیشوم ناک کے اندرونی حصہ سے نون مشددا اور میم مشددا اور ن مدغم اور ن مخفا نکلتے ہیں

مخرج میں تین مذاہب ہیں۔

نمبر 1، ستو مخرج ہیں۔ یہ مذہب خلیل بن احمد ابن الجری نوحۃ اور جمہور کا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں

نمبر 2، سولہ مخرج ہیں اور یہ مذہب سیبویہ اور امام شاطبی کا ہے

نمبر 3، چودہ مخرج ہیں۔ یہ مذہب قطرب، جری اور فراء کا ہے

سوال۔ سولہ مخرج کیوں ہیں؟

جواب۔ جنہوں نے سولہ مخرج کہے ہیں انہوں نے مخرج جوف کے حروف یعنی الف کو ہمزہ کے ساتھ یا کو یا متحرک کے ساتھ اور واؤ ساکن کو واؤ متحرک کے ساتھ ملایا ہے۔

سوال۔ چودہ مخرج کیوں ہیں؟

جواب۔ انہوں نے مخرج جوف کو ترک کیا ہے اور ل، ن، ر کا مخرج ایک کیا ہے لیکن تینوں حروف کا بیک وقت ایک مخرج سے ادا کرنا مشکل ہے اس لئے ہر ایک حرف اپنے مخرج سے ادا کیا جائے گا اور ہر ایک حرف کو اپنا حق دینا ہوگا اس لئے ان کا مخرج ایک نہیں ہو سکتا۔

صفات متضادہ

صفت کا لغوی معنی کسی چیز کے معنی یا عمدگی بیان کرنے کو صفت کہتے ہیں جیسے سفید، کالا، اور صفات جمع ہے صفت کی صفت کا اصطلاحی معنی حرف کی عارضی کیفیت کا جاننا جب وہ اپنے مخرج سے نکلے جیسے جہر شدت رخوہ استعلاء وغیرہ اسی طرح یہاں صفات سے مراد حروف کی آواز میں عمدگی پیدا کرنا ہے۔
صفات متضادہ دس ہیں اور مندرجہ ذیل ہیں

نمبر 1، ہمس کا لغوی معنی کمزوری اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت سانس جاری رہتا ہے اور آواز کی کمزوری کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کم کیا جائے اس کے دس حروف ہیں

فَحْشَهُ شَخْمٌ سَكْتُ

نمبر 2، جہر کا لغوی معنی ہے اعلان یعنی بلند کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت سانس بند رہے اور قوت کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کیا جائے اس کے انیس حروف ہیں ماسوائے حروف ہمس کے تمام حروف جہر۔
نمبر 3، شدت کا لغوی معنی ہے طاقت اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز بلند ہے اور طاقت کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کیا جائے اس کے آٹھ حروف ہیں۔

اَجْدُ قَطِ بَكْتُ

نمبر 3، توسط کا لغوی معنی ہے اعتدال یعنی درمیان اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت اعتدال رہے اور سانس نہ کمزور ہو نہ طاقتور اس کے پانچ حروف ہیں

بِئُ عُمُ

نمبر 4، رخوہ کا لغوی معنی ہے لین یعنی نرمی اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز جاری رہے اور مخرج کے اوپر اعتماد کم کیا جائے اس کے سولہ حروف ہیں ماسوائے شدت اور توسط کے

نمبر 5، استعلاء کا لغوی معنی ارتقاء یعنی بلند کرنا ہے اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا بلند ہونا ہے اس کے سات حروف ہیں
خَصَّ صَغُطِ قِطْ

نمبر 6، استفال کا لغوی معنی ہے نیچے کرنا اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا نیچے رہنا ہے اس کے بائیس حروف ہیں ماسوائے حروف استعلاء کے۔

نمبر 7، اطباق کا لغوی معنی ہے مل جانا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان تالو سے مل جائے اس کے چار حروف ہیں

ص، ض، ط، ظ

نمبر 8، الفتح کا لغوی معنی جدا رکھنا اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان تالو سے علیحدہ رہتی ہے اس کے پچیس حروف ہیں ماسوائے حروف اطباق کے۔

نمبر 9، اذلاق کا لغوی معنی ہے کنارہ اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف زبان اور شفہین سے آسانی سے ادا ہوتے ہیں اس کے چھ حروف ہیں

فَرَمِنْ لَبِ

نمبر 10، اصمات کا لغوی معنی ہے روکنا اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کا اپنے مخرج سے مضبوطی اور جہاد کے ساتھ ادا ہونا اس کے تیس (۲۳) حروف ہیں مانوائے اذلاق کے۔

صفات غیر متضادہ

صفات غیر متضادہ سات ہیں

نمبر 1۔ صغیر کا لغوی معنی ہے آواز کا پرندے کی آواز کی طرح ہونا۔ اور اصطلاحی معنی ہے کہ آواز دانتوں سے نکلے اور اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز پرندے کی آواز سے مشابہت رکھتی ہو اس کے حروف تین ہیں، ص، ض، ز،
نمبر 2۔ قلقلہ کا لغوی معنی ہے جنبش دینا اور اصطلاحی معنی ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز میں جنبش کا پایا جانا۔ اس کے پانچ حروف ہیں قطب جد۔ جب یہ حروف ساکن ہوں یا وقف کی حالت میں ان حروف کو ساکن کیا جائے

مراتب قلقلہ تین ہیں

پہلے درجہ کا قلقلہ "طا" میں دوسرے درجہ کا "جیم" میں اور تیسرے درجہ کا قاف با اور دال میں اور دوسرا قول ہے کہ پہلے درجہ کا قلقلہ "ق" میں اور دوسرے درجہ کا "ط" میں اور

تیسرے درجے کا قلقلہ ج، ب، د میں

نمبر 3۔ انحراف کا لغوی معنی ہے مائل کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونا اس کے دو حروف ہیں ل، ر

نمبر 4۔ لین کا لغوی معنی ہے نرمی اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں آسانی کا پایا جانا اس کے دو حروف ہیں و، ی

نمبر 5۔ تکریر کا لغوی معنی ہے دہرانا، اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کا پیدا ہونا اس کا ایک حرف ہے "را"

نمبر 6۔ تقشی کا لغوی معنی ہے پھیل جانا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا منہ کے اندر پھیل جانا اس کا ایک حرف ہے "ش"

نمبر 7۔ استطال کا لغوی معنی ہے لمبا کرنا، اور اصطلاحی معنی میں اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز شروع سے لیکر آخر مخرج تک لمبی کرنا اس کا ایک حرف ہے "ض"

اختلاف الصفات

صفات میں چار مذاہب ہیں

نمبر 1، بعض کے نزدیک چالیس سے زیادہ صفات ہیں
نمبر 2، بعض کے نزدیک سولہ صفات ہیں انہوں نے صفت ۱ (ق) کو شمار نہیں کیا
نمبر 3، بعض کے نزدیک چودہ صفات ہیں انہوں نے صفت ۱ (ق) کو شمار نہیں کیا اور

نمبر 4، اکثر قراءتوں اور جمہور کے نزدیک سترہ 17 صفات ہیں اور مختار قول بھی یہی ہے یہ مذہب امام ابن الجزری کا ہے

صفات قوی

صفات قوی بارہ ہیں

1. جہر، 2. شدت، 3. استعلاء، 4. إطباق، 5. اصمات، 6. صفر
7. قلقله، 8. انحراف، 9. تکریر، 10. تفشّی، 11. استطالہ، 12. غنّہ
ان میں سے قوی صفات پانچ ہیں

1. جہر ، 2. شدت ، 3. استعلاء ، 4. اطباق ، 5. قلقلہ
صفات ضعیفہ سات ہیں

1، ہمس، 2، رخوہ، 3، استفال، 4، الفتح، 5، اذلاق، 6، لین

7، خفا اس کے چار حروف ہیں الف واو یا اور ہا

ان حروف میں تمام صفات ضعیفہ پائی جاتی ہیں

صفت تو سطر نہ ضعیف ہے نہ قوی بلکہ درمیانی ہے

[illegible][illegible]

نون ساکن اور متحرکین

نون ساکن کی تعریف یہ ن ساکن وہ ہے جس کے اوپر زبر زیر اور پیش نہیں ہوتا مگر اس کے اوپر سکون ہوتا ہے مثلاً مَن، عَن یہ ن ساکن اسم فعل اور حرف میں آتا ہے۔

تنوین کے تنوین کا لغوی معنی ہے پرندے کے مشابہہ آواز نکالنا اور اصطلاحی معنی ہے کہ تنوین کلمے کے آخر میں اور کلمہ سے زائد آتی ہے مگر لکھنے اور پڑھنے میں علیحدہ ہوتی ہے اور اسم کے آخر میں آتی ہے تنوین وصل کی حالت میں باقی رہتی ہے اور وقف کی حالت میں گر جاتی ہے۔

نون ساکن اور متحرکین کے درمیان فرق

ن ساکن اصلی ہوتا ہے اور تنوین کلمہ سے زائد ہوتی ہے

نون ساکن اور تنوین کے احکام چار ہیں ﴿ نمبر 1: اظہار

نمبر 2: ادغام نمبر 3: اقلاب نمبر 4: اخفا

1 اظہار ﴿ اظہار کا لغوی معنی ہے ظاہر کرنا اور اصطلاحی معنی ہے ہر حرف

کو مخرج سے نکالنا اور اظہار کے حروف میں غنہ نہ کرنا جب ن ساکن اور

تنوین کے بعد کوئی اظہار کے حروف میں سے آجائے وہاں نون ساکن اور

تنوین کو ظاہر کر کے پڑھا جائے اور غنہ نہ کیا جائے حروف اظہار چھ ہیں

ع، ہ، ع، ح، غ، خ ان کو حروف "حلقیہ" کہتے ہیں

نون ساکن اور متحرکین کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	نون ساکن کی مثالیں ایک کلمہ میں	نون ساکن کی مثالیں دو کلمہ میں	تنوین کی مثالیں دو کلموں میں
الممنه	يُنَاوِن	مَنْ اَمِنَ	جَنَابُ الْفَافَا
الحاء	يَنْهَوْنَ	مَنْ هَادٍ	جُرْفُ هَادٍ
العين	الْعُمَتِ	مَنْ عَمِلَ	سَمِيحٌ عَلِيمٌ
الحاء	وَالْحَمْدُ	فَإِنْ حَاقَبُوكَ	عَلِيمٌ حَلِيمٌ
الغين	فَيَنْغَضُونَ	مِنْ غَلٍ	رَبُّ غَفُورٌ
الخاء	وَالْمُخَنَقَةُ	مِنْ خَيْبٍ	عَلِيمٌ خَيْرٌ

سبب الاظہار بعد المخرج

ترجمہ ﴿ نون ساکن اور تنوین حروف حلقی سے دور ہیں اس لئے نون ساکن اور تنوین کو ظاہر کر کے پڑھا جائے۔

نمبر 2 ادغام ﴿ ادغام کا لغوی معنی ہے پہلے حروف کو دوسرے حروف میں ضم

کرنا (ملانا) اور اصطلاحی معنی ہے پہلا حرف ساکن دوسرے حرف متحرک میں

ضم ہو جائے دونوں حروف کا ایک آواز میں مشدد ہونا اور زبان دونوں حروف کی

ادائیگی کے وقت مرتفع یعنی بلند ہو جائے ادغام کا پہلا حرف ساکن یا متحرک ہوتا

ہے دوسرا حرف متحرک اور مشدد ہوتا ہے ادغام کے چھ حروف ہیں۔

ی، ر، م، ل، و، ن جن کا مجموعہ یرملون ہے

ادغام کی قسمیں اور ادغام کی دو قسمیں ہیں

نمبر 1: ادغام بغنہ نمبر 2: ادغام بلاغنه

نمبر 1 ادغام بغنہ اور ادغام بلاغنه کا معنی ہے ن ساکن اور تنوین کی صفت باقی رہے ادغام بغنہ کے چار حروف ہیں جن کا مجموعہ ”بنمو“ ہے۔ ی، ن، م، و یہ چار حروف جب نون ساکن اور تنوین کے بعد واقع ہو جائیں۔ تو ادغام بغنہ ہوگا اور ادغام ہمیشہ دو کلموں میں ہوتا ہے۔

ان چار حروف کی مثالیں

حروف	ن ساکن کے بعد دو کلموں میں مثالیں	تنوین کی دو کلموں میں مثالیں
ی	مَنْ يَقُولُ	بَرَقُ يَجْعَلُونَ
ن	مِنْ نِعْمَةٍ	يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ
م	مِنْ مَالِ اللَّهِ	عَذَابٌ مُّهِينٌ
و	مِنْ وَلَدٍ	يَوْمَئِذٍ وَاصٍ

ان سب جملوں کا حکم ادغام بغنہ ہے

اظہار مطلق جب نون ساکن کے بعد حرف واو اور یا ایک کلمہ میں آجائے ان کا حکم اظہار مطلق ہوگا۔ اور ایسی مثالیں قرآن کریم میں صرف چار ہیں۔

نون ساکن کے بعد حرف ”ی“ کی مثال۔ الدُّنْيَا بُنْيَانٌ
نون ساکن کے بعد حرف ”و“ کی مثال صِنَوَانٌ قِنَوَانٌ

ادغام بلاغنه اور ادغام بلاغنه کا معنی ہے کہ نون ساکن اور تنوین کی صفت باقی نہ رہے۔ ادغام بلاغنه کے دو حروف ہیں لام اور ر جب یہ حروف نون ساکن اور تنوین کے بعد آئیں تو ادغام بلاغنه ہوگا اور یہ ادغام دو کلموں میں ہوتا ہے۔

ادغام بلاغنه کی مثالیں

حروف	نون ساکن کے بعد دو کلموں میں مثالیں	تنوین کے بعد دو کلموں میں مثالیں
لام	مِنْ لَدُنْهُ	يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ
ر	مِنْ رَّبِّهِمْ	عَفْوٌ رَّحِيمٌ

اسباب الادغام

اسباب الادغام تین ہیں۔

نمبر 1: تماثل تماثل نون میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین کے ہم مثل ہیں

نمبر 2: تقارب تقارب لام اور ر میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین لام اور ر کے قریب ہیں

نمبر 3: تجانس تجانس وئی اور م میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین سے وئی اور م کا نخرج دور ہے۔

اقلاب کا لغوی معنی ہے بدلنا اور اصطلاحی معنی ہے کہ نون ساکن اور تنوین کو غنہ کرتے ہوئے میم کے ساتھ بدلنا اقلاب کا ایک حرف ہے ”ب“

اقلاب کی مثال

نون ساکن کے بعد مثال **مِنْ بَعْدِ** **أَنْ بُعِدَ**
تنوین کے بعد مثال **عَلَيْهِمْ مَبْدَاتٍ** **زَوْجٌ بَعِيْجٌ**

سبب الاقلاب میم اور ب کے درمیان تجانس ہے یہاں تک کہ ادائیگی کرتے وقت آسانی پائی جاتی ہے

نمبر 4 اخفا کا لغوی معنی ہے شے کو شے میں چھپانا اور اصطلاحی معنی ہے حروف کی آواز کا صفت کے ساتھ اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت میں پہلے حرف میں غنہ کے ساتھ رہنا۔ اور ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کا (اعتدال) درمیان میں رہنا اور حروف اخفا تشدید سے خالی ہوتے ہیں

اخفا کے پندرہ حروف ہیں

اقبال الشفا

صِفْ ذَا شَاكَمْ جَادَ شَخْمٌ قَدْ سَمَا
دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِي تَمَاضٍ ظَايِمًا

نون ساکن کے بعد اخفا کی مثالیں ایک کلمہ میں

حروف	ایک کلمہ میں مثالیں	حروف	ایک کلمہ میں مثالیں
ص	مَنْصُورًا	د	أَنْدَادًا
ذ	أَنْذَرْنَاكُمْ	ط	يُنْطِقُونَ
ث	مَنْشُورًا	ن	يَنْزِفُونَ
ك	مِنْكُمْ	ف	الْأَنْفَالُ
ج	تَنْجِي	ت	أَنْتَ الْعَزِيزُ
ش	أَنْشَاءً	ض	مَنْصُورًا
ق	يَنْقُضُونَ	ظ	يَنْظُرُونَ
س	مِنْسَاتَهُ		

اقبال الشفا

حرف	امثال	حرف	امثال	حرف	امثال
م	مِنْ مَلْصَالٍ	ش	مِنْ شَرٍّ	ز	فَإِنْ زَلَلْتُمْ
ذ	مَنْ ذَا الَّذِي	ق	مِنْ قَبْلِ	ف	فَإِنْ فَاتَكُمْ
ث	مِنْ ثَمَرَةٍ	د	مِنْ دَابَّةٍ	ض	مَنْ مَلَ
ك	مَنْ كَانَ	ط	مِنْ طَيِّبَاتٍ	ظ	مَنْ ظَلَمَ
ج	مَنْ جَاءَ	ت	مَنْ تَابَ	س	مِنْ سَوْءٍ

تثنیوں کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	امثال	حرف	امثال	حرف	امثال
ص	رَبِّهَا مَرَصَرًا	ش	عَلَيْهِ شَيْئًا	ن	يَوْمَئِذٍ زُرْقًا
ذ	سِوَاعًا ذَالِكًا	ق	ثَمْنَا قَلِيلًا	ف	سُورٍ فَابْتِغِينَ
ث	تَمْهِيدًا ثَمَّةً	س	عَابِدَاتٍ سَاجِدَاتٍ	ت	جَنَاتٍ تَجْرِي
ك	رِزْقًا كَرِيمًا	د	قَوْلِينَ دَانِيَةً	ض	مَسْجِدًا مَضْرُورًا
ج	فَقَبْرٌ جَمِيلٌ	ط	حَلَالًا طَيِّبًا	ظ	قَوْمٍ ظَلَمُوا

نون ساکن اور تنوین کے بعد یہ پندرہ حروف آجائیں تو اخفاء حقیقی ہوگا۔
نوٹ: نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف ”قا“ میں اخفاء شفوی ہوگا۔
سبب الاخفاء: نون ساکن اور تنوین اور حروف اخفاء کے درمیان نہ تقارب ہے نہ بعد اس لئے اخفاء ہوگا۔

مراتب الاخفاء

مراتب الاخفاء تین ہیں
نمبر 1۔ ط، د اور ت میں۔
نمبر 2۔ باقی حروف میں۔
نمبر 3۔ قاف اور کاف میں۔

میم ساکن کے احکام

میم ساکن وہ ہے جس پر سکون ہو میم ساکن کے تین احکام ہیں۔

نمبر 1: اخفا نمبر 2: ادغام نمبر 3: اظہار

نمبر 1۔ اخفاء: جب میم ساکن کے بعد حرف ”ب“ آجائے تو اخفاء ہوگا مثلاً
إِلَيْهِمْ يَبْعِدِيَّةً۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

نمبر 2۔ ادغام: جب میم ساکن کے بعد دوسرا میم آجائے تو ادغام شفوی ہوگا۔

وجوباً مثلاً إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، إِلَيْكُمْ تُرْسَلُونَ، خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ
اس کو ادغام مثلیں صغیر کہتے ہیں

نمبر 3۔ اظہار: جب میم ساکن کے بعد حرف ب اور میم کے سوا کوئی حروف آجائے تو اظہار ہوگا اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں اور میم ساکن کے بعد ”ی“ اور ”و“ آجائے تو جلدی گزرنا ہوگا۔ اس لئے کہ ان تینوں حروف کا مخرج ایک ہے۔ لہذا اس کا خیال زیادہ کیا جائے۔

میم ساکن کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	امثال	حرف	امثال
د	وَأَمَدَدُ قَامُهُ	ا	عَلَيْكُمْ أَلَيْكُمُ
ذ	وَأَتَّبَعْتُمُ فُرَيْتَهُمُ	ت	أَمَرْنَا مَرْمُهُ
س	رَبُّكُمْ رَبُّ السَّلَوتِ	ث	مَرْجِعُكُمْ ثَمَّةً
ن	إِلَّا سَرْمَلًا	ج	وَمَا جَعَلْنَا مُمْجِدًا
س	تَمْشُونَ	ح	أَمْ حَسِبْتِ
ش	أَمْشَاجٍ	خ	أَمْ خُلِقُوا
م	يَمْعَدُونَ	و	أَمْوَاتٍ
ف	وَهُمْ قَائِمُونَ	ص	وَهُمْ صَاعِرُونَ

حرف	امثال
ض	وَأَمْضُوهُ
ط	وَأَمْطَرْنَا
ظ	وَهُمْ ظَالِمُونَ
ع	أَمْعَاءَهُمْ
غ	فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
حرف	امثال
ق	بَلْ مُمْ قَوْمٌ
ك	إِنِّي كُتَابًا
ل	وَأُمْلِي
ن	يُمْنِي
ي	عُمِّي

نون اور میم مشدد کا حکم

غنة كالغوى معنى ﴿الْخَيْشُوم﴾ یعنی ناک سے آواز نکالنا
 غنة کا اصطلاحی معنی ﴿آواز کا خوبصورت ہونا جو کہ مرکب ہے
 میم اور نون سے اور ان دونوں حروف سے غنة مطلقاً ثابت ہے یعنی ہمیشہ

قول الشعر

وَعَنْ مِمَّا شَدَّ تَوْنَا شَدِّدًا
 وَسَمَّ كَلَّا حَرْفَ غَنَةٍ بَدَا

ترجمہ۔ جب حرف نون اور میم مشدد ہوں تو ان حروف میں ہمیشہ غنة ہوتا ہے
 ان دونوں کا نام حرف غنة ہے

امثال ﴿نون مشدد کی مثال آتِ اِنَّ اور میم مشدد کی مثال عَمَّ
 شَمَّ وغیرہ

غنة کی مقدار کچھ غنة کی مقدار دو حرکات ہے

مراتب الغنة پانچ ہیں

نمبر 1: مشدد نمبر 2: مدغم نمبر 3: مخفا نمبر 4: مظهر
 نمبر 5: متحرک

نمبر 1- مشدد کی مثال جَاءَتْ - فَإِنَّهُ

نمبر 2- مدغم جیسے وَلَكُمْ مَا

نمبر 3- مخفا جیسے يَنْقُضُونَ - يَنْظُرُونَ

نمبر 4- مظهر جیسے مَنْ آمَنَ - أَلْعَمْتُ

نمبر 5- متحرک جیسے نَسْتَعِينُ - يَعْلَمُونَ - تَعْلَمُونَ

لام ہال یا لام تعریف کا حکم

لام ہال یا لام تعریف ہے جو کلمے سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ لام کبھی ظاہر کر کے پڑھا جاتا
 ہے اور کبھی اس کو مدغم کیا جاتا ہے۔ مثلاً الْحَنِينَ - الَّذِي - آتَى

لام یا لام تعریف کے دو احکام ہیں 1: اظہار 2: ادغام

اظہار کہ لام، ال کے بعد جب ان حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار

ہوگا اور وہ حروف یہ ہیں اَبْخَ حَجَّكَ وَخَفَ عَقِيمَهُ

لام کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	امثال	حرف	امثال
ا	الْأَرْضُ	و	الْوَدُودُ
ق	الْقِيَوْمُ	غ	عِلْمُ الْغَيْبِ

حرف	امثال
-----	-------

راوی حفص کے نزدیک قرآن مجید میں صرف چار سکتے ہیں

لامحال کے بعد اوقات کی مثالیں

اس لام کو لام شمسیہ کہتے ہیں

نمبر 1۔ عَوْجًا قِيمًا سورہ کہف میں

نمبر 2۔ مِنْ مَرْقَدًا هَذَا سورہ یسین میں

نمبر 3۔ بَلْ رَانَ سورہ قیامت

نمبر 4۔ مَنْ رَاقٍ سورہ مطففین میں

راوی حفص کے نزدیک قرآن کریم صرف ایک مقام پر امالہ ہے
مثال بِسْمِ اللّٰهِ مجرہا کی را میں امالہ کیا جاتا ہے

باب الامالات

لام اسم جیسے اللہ اور اللّٰهُ اس لام سے پہلے زبر ہو یا پیش تو لام کو پر کر کے پڑھیں
گے اور لفظ اللّٰہ اور اللّٰهُ سے پہلے زیر ہو تو لام کو باریک پڑھیں گے
اور دوسرے تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔

اللّٰہ اور اللّٰهُ میں لفظ تَغْلِيظ استعمال ہوتا ہے

لام پُر پڑھنے کی دلیل

وَفَخِمِ الْأَمْرَ مِنْ إِسْمِ اللّٰهِ

عَنْ فَتْحٍ أَوْ ضَمٍّ كَعَبْدِ اللّٰهِ

حروف استعلا پُر پڑھے جاتے ہیں اور یہ حروف سات ہیں

اور حروف اطباق زیادہ پُر پڑھے جائیں گے اور یہ حروف چار ہیں ص ض ط ظ

حروف اطباق کی مثالیں ط کی مثال طَائِعِينَ ظ کی مثال ظَالِمِينَ

ص کی مثال صَائِرِينَ ض کی مثال ضَارِبِينَ ہے

حروف استعلا اور اطباق پُر پڑھنے کی دلیل

وَحَرْفِ اسْتِعْلًا فَخْمٍ وَ اخْصَا

الْإِطْبَاقِ أَقْوَى نَحْوَ قَالَ وَالْعَصَا

مراتب التخمیم

مراتب تخمیم پانچ ہیں

1 حروف استعلا کے بعد الف ہو اور الف سے پہلے زبر ہو

امثال۔ غَارِمِينَ خَالِدِينَ قَالَ

2 حروف استعلا پر زبر ہو اور بعد میں الف نہ ہو جیسے

عَنْ طَبَقٍ الْقَبِيضِ ضَرِبٍ خَلَقَ ظَلَمَ فَعَفَا

3 حروف استعلا پر پیش ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو

جیسے وَالْمَلُورِ صُحُفٍ وَالضُّحَى أَمْ خَلِقُوا يَنْظُرُونَ

يَنْقُضُونَ عُلْبَتِ الرُّومِ

4 حروف استعلا پر سکون ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو جیسے

يَنْطَلِقُ فَاَصْبِرْ وَالضَّرِيبَ مَخْمَصَةً مَطْلُومًا خَلَقًا يُعْنَى

5 حروف استعلا کے نیچے زیر ہے اور اس کے بعد الف نہ ہو

جیسے يَنْطَلِقُ أَنْ تَصِيبُوا فَاَقْضِ خِيَابَهُ خَلَلِي قَسِيْنٍ مِنْ عَلِيٍّ

حروف استعلا باریک پڑھے جاتے ہیں اور الف حروف کے طالع ہوتا ہے

جب الف پر حروف کے بعد آئیگا تو پُر پڑھا جائیگا اور باریک حروف کے بعد

آئے تو باریک پڑھا جائیگا۔

حروف استفال باریک ہونے کی دلیل

وَرَقٌ مُّسْتَفْلًا مِّنْ أَحْرَفٍ
وَحَازِرٌ تَفْخِيمٍ لَفْظًا لَا يَفْ

تفخیم کا لغوی معنی ہے پُر پڑھنا
تفخیم کا اصطلاحی معنی ہے حروف کی آواز منہ کے اندرونی حصہ سے پُر ہو کر
نکلنا۔

ترقیق کا لغوی معنی ہے باریک کرنا اور اصطلاح میں حروف کی
آواز منہ کے اندر سے باریک ہو کر نکلنے کو ترقیق کہتے ہیں۔ لفظ تفخیم را میں
استعمال ہوتا ہے۔

باب الراء

را کی حالتیں ۱: متحرک 2: ساکن

نمبر 1: را متحرک ۱: را پر زبر، زیر، پیش ہو را متحرک ہوتا ہے۔

نمبر 2: را ساکن ۱: جس پر سکون ہو

جب را پر زبر یا پیش ہو تو را پر پڑھی جائیگی۔ جیسے الرَّحْمَنُ۔ اُرْزُقْنَا۔ اگر
کے نیچے زیر ہو تو را باریک پڑھی جائیگی۔ جیسے رِزْقًا وَالْغَارِمِينَ

را ساکن کی حالتیں ۱: را ساکن تین حالتیں ہیں

1: ابتدا 2: درمیان 3: آخر

1- ابتدا اگر را ساکن شروع میں ہمزۃ الوصل کے بعد آجائے تو را پر

پڑھی جائیگی۔ جیسے الرَّحْمَنُ۔ اُرْزُقْنَا

نمبر 2- درمیان جب را ساکن درمیان میں آجائے اور کسرہ اصلی اور متصل
ہو اور را ساکن کے بعد حروف استفال ہو جیسے رِزْقًا وَالْغَارِمِينَ
تو را ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی۔

اور جب را ساکن کے بعد کسرہ عارضی متصل یا منفصل ہو تو را پُر پڑھی جائے گی
جیسے وَارْزُقْنَا۔ اُرْزُقْنَا۔ وَالَّذِي اُرْتَفَعُ۔ اَمِنْ قَائِلًا اور جب را ساکن
کے بعد حروف استعلاء ایک کلمہ میں واقع ہو جیسے فِرْعَوْنُ مِثْرُزِمَةً تو
را باریک پڑھی جائیگی

اور جب را ساکن کے بعد کسرہ عارضی متصل یا منفصل ہو تو را پُر پڑھی جائیگی جیسے
اِنْ اُرْتَبِئْتُمْ اور جب را ساکن کے بعد حرف استعلاء ایک کلمے میں واقع ہو
جیسے قِرْطَاسٍ۔ مَوْصَادًا تو را پُر پڑھی جائے گی اور جب را ساکن پہلے کلمے
میں ہو اور حروف استعلاء دوسرے کلمے میں واقع ہو جیسے وَلَا تَصْعَقْ خَدَّكَ۔
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا تو یہ را باریک پڑھی جائیگی

را ساکن کے بعد حروف استعلاء مسکور ہو اور ایک کلمے میں واقع ہو تو را
ساکن پُر پڑھی یا باریک پڑھنا دونوں جائز ہیں جیسے ثَلَاثُ فُرُقٍ سورہ شعراء میں
نوٹ ۱: ثَلَاثُ فُرُقٍ میں جنہوں نے را کو پُر پڑھا ہے انہوں نے حروف استعلاء کے
وجود کو تسلیم کیا ہے اس لئے کہ حروف میں تفخیم پائی جاتی ہے اور جنہوں نے را کو
باریک پڑھا ہے انہوں نے را ساکن کے بعد حروف استعلاء کو مسکور پایا ہے اس لئے
کسرہ کی وجہ سے را کو پُر پڑھنا ضعیف ہے۔

قَالَ اِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَالْخُلْفُ فِي فُرُقٍ يَكْسِرُ يَوْجِدُ

نمبر 3: آخر کے جب راساکن آخر میں ہو اس سے پہلے حروف استفال ہو یا راساکن سے پہلے یا ساکن ہو تو رابار یک پڑھی جائیگی حالت وقف میں جیسے الذَّكُورُ - قَدِیْتُ - بَصِیْتُ - کَبِیْتُ مگر جب راساکن سے پہلے حروف استعلا ساکن ہو اور حروف استعلا سے پہلے زیر ہو تو تخم اور ترقیق دونوں وجہیں جائز ہیں مگر لفظ مصر میں تخم اولیٰ ہے اور لفظ قطر میں ترقیق اولیٰ ہے۔

قال الشاعر

وَاخْتِيارًا يُوقِفُ مِثْلُ الوَصْلِ
فِي رَامِصٍ الْقَطْرِ يَأْذُ الْفَضْلِ

باب الادغام

مثلیں متقاربین متجانسین متباعدين
نمبر 1: ادغام مثلیں کے جب دو حروف آپس میں لفظ اور خط یا خط میں ل جائیں اور مخرج اور صفت میں متحد ہوں جیسے دو "ب" اور دو "دال" اَصْرِبُ بَعْصَاكَ - وَقَدْ دَخَلُوا اس کے تین اقسام ہیں
نمبر 1: صغیر کے صغیر کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو جیسا کہ گزشتہ مثال میں مذکور ہے۔ اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک "ادغام واجب" ہے مگر پہلا حرف ساکن۔ حروف مد نہ ہو جیسے قَالُوا وَمَهُمْ، فَيُؤْمِرُ، قَالُوا امْنًا

سکتہ نہ ہو مَالِيَةً - هَلَكَ ان مثالوں میں اظہار واجب ہے مَالِيَةً - هَلَكَ میں روایت حفص میں سکتہ ہے اور سکتہ کی وجہ سے اظہار ہے۔

نمبر 2: کبیر کے وہ دو حروف جو ہم مثل اور متحرک ہوں۔ اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے سوائے روایت سوسی میں کہ ان کے نزدیک ادغام ہے جیسے فِيهِ هُدًى - التَّجِيمُ مَلِكٌ

نمبر 3: مطلق کے وہ دو حروف ہم جو مثل ہوں اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو مَالِيَةً - هَلَكَ - وَشَقَقْنَا اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے اس لئے کہ دونوں حروف ایک کلمہ میں ہیں اور ادغام کا دو کلموں میں ہونا شرط ہے۔

نمبر 4: ادغام متقاربین کے وہ دو حروف جو مخرج اور صفت میں قریب ہوں۔ جیسے ذال اور ذال ذَرَيْنِ یا مخرج میں قریب ہوں۔ جیسے اِذْجَاءُ وَكُمُ اس کی تین اقسام ہیں

نمبر 1: صغیر کے جیسے وال اور سین قَدْ سَمِعَ وَ اِذْ ذَرَيْنِ اِذْجَاءُ وَكُمُ اس کا حکم اظہار ہے مگر لام ورا میں ادغام ہے جیسے قُلْ رَبِّ بَلِّغْ رَحْمَةُ اللَّهِ - بَلِّغْ رَانَ میں اور مَنْ رَاقِ

میں روایت حفص میں سکتہ ہے اور سکتہ کی حالت میں اظہار ہوگا۔ دوسرے قراء کے نزدیک ادغام ہے اور روایت حفص میں پہلے دو کلمات میں ادغام ہے دوسرے قراء بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ ہیں۔

نمبر 2: کبیر کے جیسے عَدَدَ سِنِينَ اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے سوائے روایت سوسی میں کہ ان کے نزدیک ادغام ہے۔

نمبر 3: مطلق کہل اورزی جیسے عَلَّيْكَ اسکا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے۔

ادغام متجانسین کہ وہ دو حروف جو خرج میں متحد ہوں اور صفت میں مختلف ہوں۔ جیسے دال اور تا قَدْ تَبَيَّنَ اس کے تین اقسام ہیں۔

نمبر 1: صغیر کہ اس کا حکم اظہار ہے مگر چھ مقامات پر ادغام ہے

نمبر 1 هَمَّتْ طَائِفَةٌ 2 نَبْرٌ اَنْقَلَبَتْ دَعْوَالِلَهُ

نمبر 3- اِذْ ظَلَمْتُمْ 4 نَبْرٌ ذَالِكْ

نمبر 5 اِرْكَبْ مَعَنَا 6 نَبْرٌ وَقَدْ تَبَيَّنَ

نمبر 2: کبیر کہ جیسے وَالضُّلَعِ طُوبَى اسکا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے مگر سوس کے نزدیک ادغام ہے۔

نمبر 3: مطلق کہ اس کا حکم اظہار ہے

متباعدين کہ وہ دو حروف جو خرج میں ایک دوسرے سے دور اور صفت میں مختلف ہوں۔ اس کے تین اقسام ہیں۔

نمبر 1: صغیر کہ جیسے تَلَيْتُ عَلَيْهِمْ

نمبر 2: کبیر کہ جیسے فَاَكْهَوْنَ

نمبر 3: مطلق کہ جیسے هُوَ الْحَقُّ

اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے۔

باب المداخلة

مد کا لغوی معنی کہ لبا کرنا یا زیادہ کرنا

مد کا اصطلاحی معنی کہ حروف مدہ ہمزہ اور سکون کے ساتھ مل جائیں تو آواز کو زیادہ کرنا۔

قصر کہ قصر کا لغوی معنی ہے بند کرنا اور اصطلاحی معنی ہے حروف مدہ پر دو حرکات سے زیادہ نہ کھینچنا۔

مد کی دو اقسام ہیں

1: مداصلی 2: مد فرعی۔

1: مداصلی کہ اصلی وہ ہے جو حروف مد کے باوجود ان پر زائد مد نہیں کی جاتی اس کو مد طبعی کہتے ہیں جیسے قَالَ- قِيلَ- يَقُولُ اس کی مقدار ایک الف یعنی دو انگلیوں کو بند کرنا یا کھولنا

2: مد فرعی کہ یہ اصلی سے زیادہ ہے مگر یہ اسباب کے ساتھ آتی ہے حروف مد کے سبب اور شرائط اور احکام بنیان کئے جاتے ہیں

حروف مد کے اسباب دو ہیں 1- لفظی 2- معنوی

1: لفظی کہ وہ ہے جب حروف مد کے بعد ہمزہ اور سکون ہو

2- معنوی کہ معنوی کا معنی ہے کہ یہاں مد کی جاتی ہے جہاں تعظیم کیلئے

استعمال ہوتا ہے جیسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جب حروف مد کے بعد ہمزہ

آجائے تو اس کی تین اقسام ہیں۔

1- متصل جیسے جَاءَ

2- منفصل جیسے بِمَا أُنْزِلَ

3- مد بدل جیسے اَمْسَتْ

اور جب مد کے بعد سکون آجائے تو اس کی رتیمیں ہیں

- 1: عارض السکون جیسے نَسْتَعِينُ اور مد عارض السکون لَئِنْ
جیسے الْبَيْتِ - خَوْنٍ
- 2: لازم جیسے وَلَا الْفَسَّالَيْنِ

مد کی شرائط

مد کی تین شرائط ہیں

- 1: الف ساکن ﴿اس کے ماقبل زبر ہو جیسے قَالَ﴾
- 2: یاء ساکن ﴿اس کے ماقبل زیر ہو جیسے قِيلَ﴾
- 3: واو ساکن: ﴿اس کے ماقبل پیش ہو جیسے يَقُولُ﴾

جب واو اور یاء ساکن ہو اور ان دونوں سے پہلے زبر ہو جیسے الْبَيْتِ
مِنْ خَوْنٍ اس کو مد لین کہتے ہیں

حرف مد کے تین احکام ہیں۔ 1- لازم 2- واجب 3- جائز

1- مد متصل۔ وہ ہے کہ حروف مد اور حمزہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے

جَاءَ سَوْءٌ وَالْأَسْمَاءُ سَيِّئَةٌ

اس کی مقدار روایت حفص میں وصل کی حالت میں چار حاو پانچ حرکات اور
وقف کی حالت چار پانچ اور چھ حرکات ہیں تمام قراء کے نزدیک اس کا حکم واجب
ہے اور واجب کا معنی یہ ہے کہ اس میں قصر نہیں ہے۔

مد متصل کا حکم وقف کی حالت میں

جب منصوب ہو جیسے جاء ثناء پر وقف کی حالت میں تین و جہیں جائز ہیں چار

پانچ چھ حرکات سکون کے ساتھ

جب مجرور ہو جیسے مِنَ السَّمَاءِ - وَالسَّمَاءِ پر وقف کی حالت میں
پانچ و جہیں جائز ہیں۔ چار پانچ چھ حرکات سکون کے ساتھ اور چار پانچ روم کے
ساتھ جب مرفوع ہو جیسے يَسَاءُ - وَاسْتَفْحَاءُ پر وقف کی حالت میں
آٹھ و جہیں جائز ہیں چار پانچ چھ حرکات سکون کے ساتھ چار پانچ چھ حرکات
اشتام کے ساتھ اور چار پانچ روم کے ساتھ اور جب وصل کیا جائے تو مذکورہ
مثالوں میں روم چار پانچ حرکات پر جائز ہے۔

نمبر 2: مد منفصل ﴿حروف مدہ پہلے کلمے میں واقع ہو اور حمزہ دوسرے
کلمہ کے شروع میں واقع ہو۔ جیسے بِمَا أُنْزِلَ - قَالُوا آمَنَّا - وَفِي أَنْفُسِكُمْ﴾
اس کی مقدار روایت حفص میں وقف اور وصل کی حالت میں دو چار اور پانچ
حرکات ہیں اس کا حکم جواز ہے اور جواز کا معنی یہ ہے کہ اس میں قصر توسط اور طول
تینوں و جہیں جائز ہیں۔

نمبر 3: مد بدل ﴿مد بدل یہ ہے کہ حمزہ حروف پر مقدم ہے جیسے اَمْنُوْا
اِيْمَانًا - اَوْتُوْا ہے اس کی مقدار حرکتیں سب قراء کے نزدیک ہے بغیر ورش (راوی)
کے ان کے نزدیک مد بدل میں قصر توسط اور مد تینوں جائز ہیں اور اس کا حکم جائز ہے
نمبر 4: مد عارض السکون ﴿حروف مد ولین وقف کی حالت میں جمع ہوں
جیسے الْعَالَمَيْنِ، نَسْتَعِينُ، هَذَا الْبَيْتِ، مِنْ خَوْنٍ﴾ اس کا حکم جواز ہے
اور جواز کا معنی یہ ہے کہ وقف کی حالت میں قصر، توسط اور طول تینوں جائز ہیں
اور وصل کی حالت میں قصر جائز ہے۔

قصر کی مقدار ۴ دو حرکت اور توسط کی مقدار تین چار حرکات اور طول کی مقدار چھ حرکات ہے

جب منصوب ہو جیسے **الْعَالَمِينَ - يُؤْمِنُونَ** پروقف کی حالت میں تین و جہیں جائز ہیں۔ قصر توسط اور طول سکون کے ساتھ

جب مجرور ہو جیسے **الزَّحِيمِ - يُومِرُ الَّذِينَ** پروقف کی حالت میں چار و جہیں جائز ہیں قصر توسط اور طول سکون کے ساتھ اور روم کے ساتھ جب مرفوع ہو جیسے **سَتَعَيْنُ - حَكِيمٌ** پروقف کی حالت میں سات و جہیں جائز ہیں قصر توسط اور مد سکون کے ساتھ قصر توسط مد اٹھال کے ساتھ اور روم قصر کے ساتھ۔

مراتب السبب

- 1: مد لازم 2: مشتمل 3: مد عارض سکون
- 4: مد منفصل 5: مد بدل

قال الشاعر

أَقْوَامُ دُودٍ لَا زِمٌ فِيمَا اتَّصَلُ
فَعَارِضٌ قَدْ وَانْفِصَالٍ فَسَدَلُ

5: مد لازم ۴ مد لازم کی دو اقسام ہیں 1: کلمی 2: حرنی

کلمہ کی دو قسمیں ہیں جیسے صَاخَّةٌ - دَابَّةٌ - اَتَحَاجُّونِي۔

1- کلمی مخفف جیسے الْآنَ وَقَدْ عَصَيْتُ

مد لازم کلمی ۴ جب حروف مد اور سکون ایک کلمے میں جمع ہوں اور سکون اصلی ہو اور وقف کی حالت میں اور وصل کی حالت میں ثابت ہو۔ اور اس کی مقدار چھ حرکات ہے ہر حالت میں۔

مد حرنی ۴ جب حروف مد اور سکون اصلی ثابت ہو وقف اور وصل کی حالت میں حرنی کی دو اقسام ہیں

1: حرنی مشتمل 2: حرنی مخفف

1: حرنی مشتمل ۴ جیسے آتَمَ - آتَمَ اللّٰهُ

2: حرنی مخفف آتَمَ - عَسَقَ اس مقدار چھ حرکات ہیں ہر حالت میں

مد لازم حرنی

اس کے حروف سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں اور انکو حروف مقطعات کہتے ہیں یہ حروف تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

1- جس پر مد چھ حرکات کی جاتی ہے وہ آٹھ حروف ہیں سَنَقَطُ عَلَمَاتِ اس کا حکم لازم ہے اور لازم کا معنی ہے کہ اس میں قصر توسط نہیں ہے

2- جس پر مد اصلی ایک الف کی جاتی ہے یہ حروف پانچ ہیں حَیٌّ - طَهٌ -

3- جس پر مد نہیں کی جاتی وہ الف ہے۔

مگر حروف عین پر سورہ مریم اور سورہ شوریٰ میں توسط اور مد دونوں جائز ہیں مگر

مد اولیٰ ہے جیسے كَهَيَّحَصَ - عَسَقَ

گامبرہ

جب مد لازم اور مد بدل ایک مقام پر جمع ہوں تو مد لازم پر عمل کیا جائے گا جیسے اَمِنِينَ اور مد متصل اور مد بدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے اِسْرَائِيلَ مد عارض السكون اور مد بدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ اَمَنُوا اور مد متصل اور مد بدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے وَجَاؤُ اَبَاهُمْ ان مثالوں میں مد لازم مد متصل مد عارض السكون اور مد متصل پر عمل کیا جائیگا کیونکہ مد بدل ضعیف ہے۔

نوٹ۔ جب دو مد ایک جیسے ہوں۔ الرَّحِيمِ - يَوْمَ الدِّينِ من السماء، ماءً، بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وصل اور وقف کی حالت میں برابری کی جائیگی۔ یعنی مقدار میں۔

قَالَ اِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ
وَاللَّفْظُ فِي تَطْيِيرِهِ كَمَثَلِهِ

باب الروم والاشام

روم کی تعریف ﴿حرکت کا تیسرا حصہ ظاہر کرنا یہاں تک کہ قریب والا ہے دور والا نہیں اور یہ روم مرفوع اور مضموم میں اور مکسور میں آتا ہے

يَسْمَعُ الْقَرِيبُ دُونَ الْبَعِيدِ

اشام کی تعریف ﴿ہونٹوں سے اشارہ کرنا وقف کی حالت میں پیش پر

وَالْاَشَامُ هُوَ اَصَمُّ الشَّفَتَيْنِ اور اشام مرفوع مضموم میں آتا ہے

محتبغات روم و اشام ﴿روم و اشام منصوب مفتوح پر نہیں آتا جیسے الْعَالَمِينَ

تاء تانیث وقف کی حالت میں ہا بن جائے جیسے اَلْجَنَّةُ - اَلْقِبْلَةُ اور وقف کی حالت اور وصل کی حالت میں خروف ساکن اصلی ہو جیسے فَلَا تَنْهَرُوا وَاحِدًا اور عَلَيْهِمْ۔ اَلَيْهِمْ

اور حرکت عارضی میں جیسے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور وَقُلْ دُعُوْ مذکورہ مقامات پر روم اور اشام داخل نہیں ہوتا۔

ہاضمیر میں وقف کی حالت میں تین مذاہب ہیں

پہلا مذہب ﴿بعض نے کہا کہ ہاء ضمیر میں روم و اشام تمام حالتوں میں جائز ہے دوسرا مذہب ﴿انہوں نے کہا ہے کہ ہاضمیر میں تمام حالتوں میں روم جائز ہے۔

تیسرا مذہب ﴿ابن الجزری نے کہا ہے کہ جب ہاضمیر سے پہلے یہ شرط پائی جائے تو روم اور اشام جائز نہیں شرط یہ ہیں۔

ہاضمیر سے پہلے کسر ہو جیسے یہ یا ضمیر سے پہلے یا ساکن ہو جیسے فیا یا ہاضمیر سے پہلے واو ساکن ہو جیسے عَقْلُوْهُ یا ہاضمیر سے پہلے پیش ہو جیسے يَرْفَعُهُ مذکورہ شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط میں روم اور اشام جائز ہے۔

ہاضمیر سے پہلے الف ہو جیسے وَاجْتَبَاهُ۔ وَهَدَاهُ یا ہاضمیر کے پہلے ساکن صحیح ہو جیسے مَثَلًا مِنْهُ۔ وَعَنْهُ یا تانیث جو وقف اور وصل میں ضمیر نہ ہو جیسے وَرَحْمَتِ رَبِّكَ۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ اور ہاضمیر سے پہلے زبر ہو جیسے لَنْ تَخْلَفَهُ

نوٹ۔ تیسرا مذہب صحیح ہے اس پر ہی عمل ہے۔

باب الوقف والابتداء

قوله تعالى -

وَرَقِلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

اس آیت کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا
هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ

یعنی ہر حرف کو مخارج اور صنات سے مع جمیع احکام کے ساتھ ادا کرنا اور وقوف کو جاننا اور ان مقامات کو پہنچانا جہاں وقف کیا جاتا ہے وقف قرأت اور تلاوت کا زیور ہے اس لئے وقوف کا جاننا ضروری اور لازم ہے۔

وقف کا لغوی معنی الْكُفْ - وَالْحَبْسُ یعنی آواز کو بند کرنا۔

وقف کا اصطلاحی معنی: آواز کو بند کرنا آخر میں تھوڑی دیر کیلئے اور یہ وقف آیت پر اور درمیان آیت میں آتا ہے۔

سکتہ: سکتہ کا لغوی معنی ہے رک جانا اور اصطلاحی معنی ہے کلمہ کے اوپر رک جانا سانس توڑے بغیر اور آگے اسی سانس میں پڑھنے کی ابتداء کرے اور یہ کلمے کے درمیان اور آخر میں آتا ہے۔

قطع: قطع کا لغوی معنی ہے ختم کرنا اور اصطلاحی معنی ہے قرأت کو آیت پر ختم کرنا۔ اور دوبارہ قرأت پڑھنے کے وقت اعادہ کرے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ کا پڑھنا مستحب ہے وقف قطع آیت کے آخر میں آتا ہے۔

وقف کی اقسام - وقف کی چار اقسام ہیں۔ انکو اقسام عامہ کہتے ہیں

1: اضطراری 2: انتظاری 3: اختباری 4: اختیاری

1: اضطراری: اگر پڑھنے والے کا سانس کم ہو یا عاجز ہو یا بھول جائے

یا چھینک آجائے پس وہ جس کلمے پر چاہے وقف کرے مگر بعد میں کلمہ صحیح سے ابتدا کرے۔

نمبر 2: انتظاری: اس کلمے پر وقف کرے جہاں اختلاف اور روایت جمع اور معطوف کئے جاتے ہوں

نمبر 3: اختیاری: یہ وقف تعلق رکھتا ہے مقطوع اور موصول اور ثابت اور مخفف اور اس پر حاجت شدیدہ کے بغیر نہیں ٹھہرا جائیگا مثلاً سوال کرنے کیلئے یا پڑھنے کے وقت اگر ضرورت ہو۔

نمبر 4: اختباری: اختباری وہ ہے جو مقصود بالذات ہو یہ مذکورہ بالا اقسام میں نہیں آتا باقی حالتوں میں آتا ہے۔

اس کی چار اقسام ہیں

1: تام 2: كاف 3: حسن 4: فتح

1: وقف تام: وقف تام وہ ہے جو مقصود بالذات ہو جہاں معنی اور جملہ پورا ہو جائے اور اس کا تعلق بعد والے جملے اور معنی کے ساتھ نہ ہو یہ ان آیات پر

آتا ہے جہاں ایک مطلب پورا ہو جائے اور دوسرا شروع ہو جائے جیسے

هٰذَا يَوْمُ الَّذِيْنَ - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - وَجَعَلُوا اٰيَةً

اٰمِلًا اٰذِئْتَهُ اور آیت کے درمیان میں بھی آتا ہے لَقَدْ اٰصَلْنِيْ عَنِ

الذِّكْرِ بَعْدُ - اِذْ جَاؤُنِيْ وَارْتَمَكُمُ لَكُمُوتٌ عَلَيْهِمْ مُّصِیْحٰتٍ

وَبِاللَّیْلِ

2: وقف كاف: وقف كاف وہ ہے جو مقصود بالذات ہو جہاں معنی کے

ساتھ تعلق رکھتا ہو جو لفظ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہو جیسے لَا یُؤْمِنُوْنَ فِی

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّعْمٰ کَاٰنُوْا یَكْذِبُوْنَ

مذکورہ مقامات میں جملے پورے ہو جاتے ہیں مگر معنی کا تعلق بعد والے جملہ کے ساتھ رہتا ہے۔

نمبر 3: وقف حسن کہ وقف حسن وہ ہے جو مقصود بالذات ہو اور تعلق رکھتا ہو بعد والے جملے سے معنی اور لفظ کے ساتھ بعد والا جملہ موصوف ہوگا یا صفت مبدل منہ یا بدل ہوگا۔ مُشْتِئٌ مِنْهُ يَمْشِي ہوگا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ . لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ - فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ان مذکورہ مثالوں میں وقف کرنے کو وقف حسن کہتے ہیں

نمبر 4: وقف قبیح کہ وقف قبیح وہ ہے جو مقصود بالذات نہ ہوں ایسے کلمے پر وقف کرنا جہاں نہ جملہ پورا ہو نہ معنی سمجھ میں آئے جیسے مضاف پر وقف کرنا اور مضاف الیہ کو ترک کرنا مبتداء پر وقف کرنا خبر کو ترک کرنا اور فعل پر وقف کرنا کو ترک کرنا۔ جیسے اَلْحَمْدُ ، بِسْمِ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَكْبِي . اِنَّ اللّٰهَ ، لَا يَهْدِي ، الَّذِي كَفَرَ ، وَاللّٰهَ ، وَمَا مِنْ اِلٰهٍ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ، قَوْلَ الَّذِينَ ، قَالُوا ، لَا اِلٰهَ

مذکورہ مثالوں پر وقف کرنے کو وقف قبیح کہتے ہیں مذکورہ مقامات پر قصد وقف کرنا ہو جائے تو جائز ہے اور ابتداء کرے پہلے والے جملے سے

قول الشّاعر

وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ وَقْفٍ وَجِبٍ
وَلَا حُرَامٌ غَيْرَ مَا لَهُ سَبَبٌ

ترجمہ۔ اور نہیں ہے قرآن پاک میں وقف واجب اور نہیں ہے اس کا حکم حرام سوائے

اسباب کے

باب ہمزۃ الوصل

تعریف کہ ہمزۃ الوصل وہ ہے جو ابتدا میں ثابت رہتا ہے اور وصل کی حالت میں محذوف ہوتا ہے اور یہ اسما، افعال اور حروف میں آتا ہے اسما میں ال کے ساتھ آتا ہے جیسے معرفہ میں اَلْحَمْدُ - الْعَالَمِينَ وغیرہ اور کمرہ میں بھی آتا ہے اس کی مثال قرآن کریم میں سات ہیں۔

نمبر 1: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ . وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ

نمبر 3: وَابْنَتِي هَاتَيْنِ . نَمِرَ 4: لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم

نمبر 5: وَامْرُؤُا هٰذَا . نَمِرَ 6: لَا تَتَّخِذُوا الْعَيْنَ اِشْنَيْنِ

نمبر 7: وَامْرَأَتَيْنِ تَذُوْدَانِ اِسْمَ رَبِّكَ وَاسْمُهُ اَحْمَدُ

فَاِنْ كَانَ نِكَاحُ امْرَاَتَيْنِ وَاشْتَاعَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ

مذکورہ جملوں میں ہمزۃ الوصل کی ابتدا کسرہ کے ساتھ کی جائیگی اور جب ہمزہ

الوصل امر میں آجائے اگر فعل امر کا تیسرا حرف مکسور یا مفتوح ہو تو ابتدا

کسرہ کے ساتھ کی جائیگی جیسے اِضْرِبْ اِذْهَبْ اِزْجَعْ

اور جب فعل امر کے تیسرے حرف پر ضمہ لازمی ہو تو ابتدا ضمہ کے

ساتھ کی جاتی ہے جیسے اُنْظُرْ اُتْلُ اُدْعُ

جب ضمہ عارضی ہو تو ابتداء کسرہ کے ساتھ کی جائیگی جیسے اِئْتِيُوْا - اِئْتِيُوْا

اِقْضِيُوْا - اِقْضُوْا - اِمْشِيُوْا - اِمْشُوْا

اور جب ہمزۃ الوصل فعل ماضی غمازی یعنی پانچ حرفوں اور سدا سی یعنی چھ حرفوں

میں یا ان میں سے امر ہو یا مصدر ہو جیسے **إِنْ طَلَّقَ** **إِنْ طَلَّقَ** **إِنْ طَلَّقَ**
إِسْتَخْرَجَ **إِسْتَخْرَجَ** **إِسْتَخْرَجَ**

اور فعل امر ثلاثی میں جیسے **إِصْرِبْ** **إِصْرِبْ** **إِصْرِبْ** ان مذکورہ مثالوں میں
ہمزۃ الوصل کی ابتدا کسرہ کے ساتھ کی جائیگی۔

اور ہمزۃ الوصل حرف میں دو مقام پر آتا ہے اور ابتدا الفتحہ کے ساتھ ہے

نمبر 1: **آيَةُ اللَّهِ** نمبر 2: **آيَمَنَ اللَّهُ**

اور جب ہمزۃ الوصل ہمزہ استفہام کے بعد آجائے تو محذوف ہو جاتا ہے جیسے

أَسْتَغْفِرُكَ لَهُمْ قُلْ أَتَّخَذْتُكُمْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

وَأَطْلَعَ الْغَيْبِ - أَسْتَغْفِرُكَ لَهُمْ - أَصْطَفَى الْبَنَاتِ - أَتَّخَذْتُكُمْ

أَسْتَغْفِرُكَ لَهُمْ قُلْ أَتَّخَذْتُكُمْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

أَطْلَعَ الْغَيْبِ - أَصْطَفَى الْبَنَاتِ - أَسْتَغْفِرُكَ - أَتَّخَذْتُكُمْ

ان مذکورہ مثالوں میں ہمزۃ الوصل کی ابتدا فتحہ کے ساتھ کی جائیگی جب ہمزہ

الوصل ہمزہ استفہام اور لام تعریف کے درمیان میں آجائے تو حذف نہیں کیا

جائیگا بلکہ ابدال اور تسہیل کی جائیگی جب ابدال کیا جائیگا تو اس میں مد طول یعنی

چھ حرکات کی جائیگی۔ اور جب تسہیل کی جائے گی تو اس میں قصر کی جائیگی یعنی

دو حرکات ایسے کلمات قرآن کریم میں چھ ہیں **الذِّكْرَيْنِ** سورہ النعام میں

دو مقام پر سورہ یونس میں دو مقامات پر سورہ نمل

میں ایک مقام پر اور **عَا مَجْمُوعٍ** سورہ یونس میں ایک مقام پر اور سجدہ کے

دوسرے ہمزہ میں تسہیل کی جائیگی اور **بِشْنِ الْإِسْمِ** **الْفُسُوقِ** سورہ حجرات

میں لام اور ہمزۃ الوصل دونوں سے ابتدا کرنا جائز ہے۔

باب الحذف والاشبات

باب الحذف

جاننا چاہئے ہر ایک واؤ مفروضہ ہے یا جمع۔ وصل کی حالت میں دوسرا کن جمع ہونے کی
وجہ سے حذف ہو جاتی ہے مگر یہ رسم اور وقف کی حالت میں ثابت رہتا ہے

جیسے **يَمْحُو اللَّهُ** - **مَا يَشَاءُ** - **مُلَقَّوَاللَّهِ** ، **وَمُرْسِلُوا لِنَاقَةٍ**

وَجَابُوا لِقَعْرِ ، **وَكَا شَفُوا لِعَذَابٍ** - ان مذکورہ مثالوں میں واؤ رسم اور

وقف کی حالت میں ثابت ہو مگر وصل کی حالت میں محذوف ہو جائیگا۔ مگر چار

افعال میں واؤ رسم اور لفظ میں وقف اور وصل کی حالت میں محذوف ہے

يَمْحُو اللَّهُ **الْبَاطِلَ** سورہ شوریٰ میں **يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ**

سُورَةُ قَمَرٍ میں **يَدْعُ الْإِنْسَانُ** سورہ اسراء میں **سَنَدْعُ الذِّبَانِيَّةَ**

سورہ طہ میں **يَدْعُ الْإِنْسَانُ** سورہ تحریم میں اس لئے کہ یہ جمع مذکر

اسم میں جیسے **وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ** سورہ تحریم میں اس لئے کہ یہ جمع مذکر

سالم ہے۔

باب الیاء

ی ثابت ہے رسماً اور وقفاً جیسے **أُولَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ** سورہ ص میں مگر

یا وصل اور وقف کی حالت میں ثابت ہے اور **كَالْأَيْدِي** - **إِنَّهُ أَوَابٌ** میں تمام

حالتوں میں محذوف ہے اور وہ بھی **مُعْجِزِي اللَّهِ** ، **وَعَلَى الصُّلُوفِ** -

وَحَامِئِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - وَإِنِّي الرَّحْمَنُ - وَمُهْلِكِي الْقُرَى وَالْمَقِيئِي
الْقُلُوبِ مذکور مثالوں میں ی رسم اور وقف کی حالت میں ثابت ہے مگر وصل
کی حالت میں حذف کی جاتی ہے اور یا زائدہ ساکن سے پہلے واقع ہو۔
جیسے وَسَوْفَ يَوْمَ يَوْمِ الدِّينِ سورہ نساء میں وَآخِشُونَ الْيَوْمَ
سورہ مائدہ میں وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ سورہ یونس میں وَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
سورہ یونس میں اور سورہ النازعات میں وَإِذِ التَّمْرِيلِ
سورہ نمل میں وَإِذِ الْاٰمِنِينَ سورہ قصص میں الْجَوَارِ الْمُشْجَلَاتِ
سورہ رحمن میں الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سورہ تکویر میں لَهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
سورہ حج میں لَصَالِ الْجَحِيمِ سورہ روم میں فَمَا تَعْبُ الثُّدُورُ
سورہ قمر میں يُرِيدُ الرَّحْمَنُ سورہ یسین میں يٰعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا
پہلا جملہ سورہ زمر میں مِثْلُ الْمُنَادِ سورہ ق میں فَمَا آتَانِي اللَّهُ
سورہ نمل میں مذکورہ مثالوں میں ی تمام حالتوں میں محذوف ہے
فَمَا آتَانِي اللَّهُ میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ی وقف کی حالت میں
ثابت ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک محذوف ہے راوی حفص کے نزدیک وقف
کی حالت میں ی ثابت کرنا اور ی حذف کرنا دونوں جائز ہیں۔

باب الالف

الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصل کی حالت میں حذف ہو جاتا ہے مگر رسم
اور وقف میں ثابت ہے جیسے ذَاقِ الشَّجَرَةَ - كُلُّمَا الْيَتِيمَ ۝ وَقَالَا الْحَمْدُ
لِلَّهِ - قُلْنَا اٰمَنَّا - يٰ اَيُّهَا النَّاسُ - يٰ اَيُّهَا النَّبِيُّ مگر متن مقامات پر الف رسماً

محذوف ہے اسلئے وقف اور وصل کی حالت میں بھی حذف ہوگا وہ مقامات جہاں
حذف ہے اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ سورہ زخرف میں وَيَا اَيُّهَا الشُّعْرُ سورہ رحمن
وَاَيُّهَا الثَّقَلَانِ میں مذکورہ مقامات میں وقف حار کیا جائیگا۔
اور اتفاق ہے وقف کی حالت میں الف کو ثابت کیا جائیگا جیسے اِصْبِلُوْا مِصْرًا
سورہ بقرہ میں وَلِيْكُمْ نَاوِيْنَ الصُّغَرٰى سورہ یوسف میں بِالنَّاصِيَةِ
سورہ علق میں فَاِذَا الْاَيُّوْتُوْنَ سورہ نساء میں وَاِذَا لَا اِنتَعَوْا سورہ اسراء میں لَكُنَّا
مَعَالِ اللَّهِ سورہ کہف میں اَنَّا نَذِيْرٌ سورہ حجر میں اَلْظَنُّوْنَا سورہ احزاب میں
قَوَّامِيْنَ سورہ دہر میں پہلا مقام مذکورہ مثالوں میں الف رسم کی حالت میں
ثابت ہے اس لئے وقف کی حالت میں ثابت رہے گا۔

مگر وصل کی حالت میں حذف کیا جائیگا سورہ دہر میں دوسرے
مقام پر الف رسماً ثابت ہے مگر وصل اور وقف کی حالت میں حذف کیا جائیگا
چار مقامات پر

نمبر 1۔ اَلَا اِنَّ تَمُوْدَ كَفَرُوْا رَبَّكُمْ سورہ ہود میں

نمبر 2۔ وَتَمُوْدَ اَصْحَابِ الرَّسِّ سورہ فرقان میں

نمبر 3۔ وَتَمُوْدَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ سورہ عنکبوت میں

نمبر 4۔ وَتَمُوْدَ فَمَا اَنْبَقِ سورہ نجم میں

مذکورہ مقامات پر الف رسماً ثابت ہے مگر وصل اور وقف کی حالت میں محذوف
ہے یہ باب روایت حفص کے مطابق ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت اور تحمید کے متعلق چند احادیث و روایات

نمبر 1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا ورد نہیں کرتی مگر ان پر طمانیت اور سکون قلب نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ اس کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتا ہے (مسلم داؤد)

نمبر 2۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ

تم اللہ کی طرف رجوع اور تقرب اس چیز سے بڑھ کر اور کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک (ابوداؤد و ترمذی)

نمبر 3۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا قرآن شریف والے کہ وہ اہل اللہ ہیں اور خواص (النسائی و ابن ماجہ)

نمبر 4۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتا جتنی اس نبی کے آواز کو توجہ سے سنتا ہے جو کلام الہی خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔

نمبر 5۔ حضرت فصالتہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ قاری قرآن کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتا ہے جو گائیوالی باندی کا گانا سن رہا ہو (ابن ماجہ)

نمبر 6۔ حضرت عبیدہ ملکی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اے قرآن والو! قرآن کریم سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو۔ اس کے معنی میں غور فکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ اور اس کا بدلہ دینے میں طلب نہ کرو کہ آخرت میں اس کیلئے بڑا اجر و ثواب ہے (البیہقی)

نمبر 7۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ضعفاء مہاجرین میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے اور قاری تلاوت کر رہا تھا کہ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور بالکل ہمارے قریب ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر قاری خاموش ہو گیا تو حضور نے سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے؟

ہم نے عرض کیا کہ کلام اللہ سن رہے تھے حضور نے فرمایا تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا اس کے بعد حضور ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے تاکہ سب کے برابر رہیں کسی سے قریب یا کسی سے دور نہ ہوں اس کے بعد سب کو حلقہ کر کے بیٹھنے کا حکم فرمایا سب حضور کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ

اے فقراء مہاجرین تمہیں مژدہ نور ہو اس بات کا کہ تم اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا (ابوداؤد)

نمبر 8۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کیلئے دو چاند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص تلاوت کلام پاک کرے اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

نمبر 9 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کو آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنیوالے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنیوالے کے مانند ہے۔

نمبر 10۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا وکیل ہے جس کی شفاعت تسلیم کر لی گئی ہے جو اسے سامنے رکھے اسے جنت کی طرف لے جاتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے (بن حیات)

نمبر 11۔ حضرت سعید بن مسلم رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنیوالا نہ ہوگا۔

نمبر 12۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات غفلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (الحاکم)

پیارے بھائیو! تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔

دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے۔ ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے۔ جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ یہ سب تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان سب کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً ہی اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف صفحہ 13 از مولانا حسنین رضا)